سوال

(165)زکوۃ الفطر کس جگہ جمع کرانا چاہیے-

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زکوۃ الفطر کس جگہ جمع کرنا چاہیے۔ زید کا قول ہے کہ ہر شخص تقسیم کر سکتا ہے، اور بکر کا قول یہ ہے کہ امام کے پاس جمع کرے، اما جس طرح چاہے تقسیم کرے، اب صورت مسئولہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح باد کہ قولین میں سے زید کا قول غلط اور بکر کا قول صحیح موافق کتاب وسنت کے ہے۔ واقعی زکوٰۃ فرض وزکوٰۃ الفطر وغیرہ امام کے حوالہ کرنا چاہیے، اس کے متعلق متعدد احادیث واضح مروی ہیں، چنانچہ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ان عمر صدقہ فطر عید کے دو دن پہلے اس شخص کے پاس بھیج دیا کرتے تھے، جس کے پاس فطرہ جمع کیا جاتا تھا۔
((ان ابن عمر کان یبعث صدقة الفطر الی الذی تجمع عندہ قبل الفطر بیومین))
نیز فتح الباری کی تیسری جلد کے صفحہ ۲۹۸ میں ہے کہ ابن عمر صدقہ اس شخص کے حوالہ کر دیا کرتے تھے جس کو امام نے فطرہ تحصیلنے کے لیے مقرر کیا تھا، نیز مولانا عبد اللہ صاحب غازی پوری مرحوم بھی اپنے فتوے میں بایں الفاظ رقم طراز ہیں کہ کل قسم کے صدقات، یعنی زکوٰۃ وصدقہ فطر وغیرہ وغیرہ، سب امام کے حوالے کردینے واجب ہیں۔ (مفتی ابو محمد عبد الستار غفرلہ الغفار المہاجری)

(صحیفہ اہل حدیث دہلی باب ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ جلد نمبر ۴ نمبر ۸) (فتاویٰ ستاریہ ص ۹۶ جلد اول)

توضیح: ... مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری علیہ الرحمۃ نے اپنے فتویٰ طویل میں یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ جس جگہ یا جس وقت امام یا نائب امام نہ ہو تو عوام مسلمان اپنے صدقات، خیرات کیونکر تقسیم کرے، اس کی مکمل تفصیل ص ۹۱ سے تا ص ۹۹ تک نمبر ۲۰ علماء کرام کی تحقیقات میں دیکھیں۔ (الراقم علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 7 ص 287